السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بر منگھم سے محمد اکرم مرزا نے درج ذیل استفتاء بھیجا ہے۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے کے بارے میں کہ مسمی غلام حیدر صاحب نے پہلی شادی کی۔ ان کے ہاں لڑکی کلثوم پیدا ہوئی۔ دوسری شادی کی توان کے ہاں لڑکا طاہر پیدا ہوا جواب جوان ہے۔ اب طاہر کی منگنی مسمات طلعت بی بی سے قرارپائی۔ طلعت نے بوجہ مجبوری مسمات کلثوم کا دودھ پیا تھا۔ اب چند اشخاص کا کہنا ہے کہ طلعت بی بی کا نکاح طاہر سے نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ اب بھائی بہن بن چکے ہیں۔ ازروئے قرآن وسنت کیا یہ نکاح جائز ہے؟

کچھ حضرات نے اس مسئلے کو دوحصوں میں بانٹ دیا ہے جو درج ذیل ہیں:

الف) مسمات کلثوم نے اپنی خوشی سے لگاتار کئی دن کئی ہفتے یا کئی مہینے دودھ پلایا۔)

ب) کلثوم نے بوجہ مجبوری دودھ پلایا طلعت نے بکری کا دودھ بھی پیا اور کلثوم کا لگاتار نہیں بلکہ ٹکڑوں میں دودھ پلایا۔ اس پر بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمائیے۔)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے سوال کی جو شکل بیان کی ہے اس کی مطابق طلعت اور طاہر کا رشتہ بہن بھائی کا نہیں بلکہ ماموں بھانجی کا بنتا ہے۔ کیونکہ طلعت بی بی نے کلثوم کا دودھ پیا ہے اس طرح طلعت بی بی کلثوم کی رضاعی بیٹی ہوگی اور طاہر کلثوم کا بھائی ہے لہٰذا وہ طلعت کا ماموں ہوا کیونکہ اس نے طاہر کی بہن کلثوم کا دودھ پیا ہے۔

قرآن وحدیث کی رو سے ماموں اور بھانجی کا رشتہ نہیں ہوسکتا چاہے بھانجی کا رشتہ اس سے دودھ کی وجہ سے قائم ہوا ہے یا حسب ونسب کی وجہ سے اس میں کوئی فرق نہیں۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

(یحرم من الرضاعۃ مایحرم من الولادۃ'' (ابن ماجہ للالبانی جلداول ابواب النکاح باب یحرم من الرضاع مایحرم من النسب ص ۳۵۶ رقم الحدیث ۱۹۴۴''

''کہ جو رشتے پیدائش یعنی نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہوجاتے ہیں۔''

حضرت علیؓ سے جو روایت ہے اس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

(ان اللہ حرم من الرضاع ماحرم من النسب'' (ترمذی مترجم ج ۱۱ ابواب الرضاع باب ماجاء یحرم من الرضاع مایحرم من النسب ص ۴۱۰''

''کہ اللہ نے نسب کی وجہ سے جو رشتے حرام ٹھہرائے ہیں وہ رضاعت (دودھ پلانے) کی وجہ سے بھی حرام کردیئے ہیں۔''

چونکہ ماموں اور بھانجی کا رشتہ نہیں ہوسکتا اور صورت مذکورہ میں طاہر اور طلعت ماموں بھانجی بنتے ہیں لہٰذا ان کا نکاح نہیں ہوسکتا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ طلعت نے کلثوم کا دودھ لگاتار نہیں پیا بلکہ وقفوں سے پیا یا کسی مجبوری کی وجہ سے کلثوم کا دودھ پلانا پڑا تو اصل مسئلہ میں اس تقسیم سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دودھ پلانے کی اصل مدت دوسال ہے۔ اس عرصے میں اگرایک مرتبہ بھی طلعت نے کلثوم کا دودھ پی لیا ہے تو وہ طاہر کی رضاعی بھانجی بن جائے گی۔ قرآن نے جہاں دودھ پلانے کا ذکر کیا ہے۔ وہاں تھوڑے یا زیادہ وقفوں اور لگاتار کی تقسیم نہیں کی۔ اور فرمایا:

وَأُمَّهَـٰتُكُمُ الَّـٰتِى أَرضَعنَكُم ...... ۲۳ سورۃ النساء

''کہ تمہاری وہ مائیں بھی حرام ہیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا۔''

اس میں مقدار یا وقفوں کا ذکر نہیں۔ بعض نے پانچ یا دس دفعہ پینے کا ذکر کیا ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک جن میں امام مالکؒ امام ابوحنیفہؒ امام ثوریؒ اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں انہوں نے یہی کہا کہ ہے کہ قلیل وکثیر دونوں سے رضاعت ثابت ہوجاتی ہے اور قرآن کے دلائل بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔

اوراگر صورت مذکورہ میں طلعت نے کلثوم کا دودھ پانچ یا دس مرتبہ پیا ہے' چاہے اس نے وقفوں سے ہی کیوں نہ پیا ہو' پھر رضاعت کے ثبوت میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا۔ اس لئے صورت مسئولہ میں طلعت اور طاہر کے اس رضاعی رشتے کی وجہ سے نکاح درست نہیں ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص377

محدث فتویٰ